ABC CERTIFIED

اسلام آباد/راولپنڈی، لاہور، گوجرانوالہ، پشاور اور کراچی سے شائع ہونے والا قومی اخبار

چیف ایڈیٹر منور احمد

اسلام آباد راولپنڈی

روزنامہ

Daily SAMA

سماء

ایڈیٹر: عاطف سعید

جلد 07 پیر 7 مارچ 2016ء، 27 جمادی الاول، صفحات 12 قیمت 10 روپے شمارہ 242

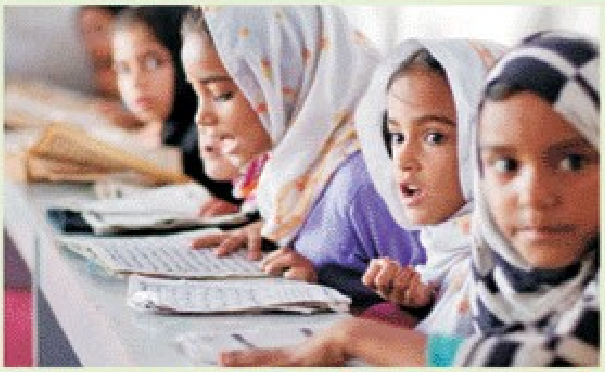

اڑھائی کروڑ بے سکول بچے!

”تعلیم عام کرنا اور ہر بچے کو سکول میں داخل کرنا آئینی تقاضا ہے لیکن شائد آئی ایم ایف کا دباؤ ہے کہ صحت اور تعلیم پر سرکاری خزانے سے رقم نہ لگائی جائے

ڈاکٹر مرتضیٰ مغل

پچیس برس سے اسلام آباد کے دیہی علاقے میں متوسط اور غریب گھرانوں کے بچوں کی تعلیم و تربیت میں مصروف ڈاکٹر نعیم غنی سے جب بھی ملاقات ہوتی ہے وہ بے سکول بچوں کی دردناک کہانی سناتے ہیں۔ ”جو بچے کسی مدرسے یا سکول میں پڑھ رہے ہیں حکومت کی ساری توجہ ان کی طرف ہوتی ہے لیکن وہ اڑھائی کروڑ بچے جن کے لئے نہ سکول ہے نہ استاد وہ اس معاشرے کا حصہ ہیں۔ ان کے بارے میں کسی کو فکر ہی نہیں“۔ ”حکومتوں کی اپنی ترجیحات ہوتی ہیں جس ملک میں تعلیم کا بجٹ ہی دو فیصد سے آگے نہ بڑھا ہو اس ملک میں دانش سکول ایک مذاق ہی لگتا ہے“۔

”تعلیم عام کرنا اور ہر بچے کو سکول میں داخل کرنا آئینی تقاضا ہے لیکن شائد آئی ایم ایف کا دباؤ ہے کہ صحت اور تعلیم پر سرکاری خزانے سے رقم نہ لگائی جائے اور اسے پرائیویٹائز ہی رہنے دیا جائے“۔

سلطانہ فاؤنڈیشن کے اس زیرک چیئرمین کے پاس ٹھوس اعداد و شمار ہیں دلائل ہیں اور درد دل بھی ہے۔ وہ ہر فورم پر بے سکول بچوں کا مقدمہ لڑتے ہیں۔ ان کی پریشانی کی بازگشت ایک سرکاری رپورٹ میں بھی سنائی دی ہے۔ وفاقی وزارت تعلیم اور تعلیمی منصوبہ بندی کی اکیڈمی ”ایپام“ کی رپورٹ بعنوان ”پاکستان ایجوکیشن سٹیٹسٹکس“ میں اعتراف کیا گیا ہے کہ پاکستان کے پانچ سے سولہ سال کی عمر کے تقریباً نصف بچے سکول میں نہیں پڑھتے اور سکول سے باہر بچوں میں لڑکوں کے مقابلے میں لڑکیوں کی تعداد کہیں زیادہ ہے۔ پاکستان میں پانچ سے سولہ سال تک کے بچوں کی تعداد تقریباً پانچ کروڑ کے لگ بھگ ہے۔ اس طرح اڑھائی کروڑ بچے سکول سے باہر ہیں اور بغیر کسی تعلیم کے جوان ہو رہے ہیں۔ رپورٹ میں ان بچوں کا بھی ذکر ہے جو سکول میں داخل ہوئے لیکن انہوں نے پانچویں کلاس کے بعد سکول چھوڑ دیا۔ یہ بات بھی سامنے آئی ہے کہ پاکستان میں اسی فیصد سکول پرائمری سطح کے ہیں اور ان میں سے تیس فیصد ایسے سکول ہیں جن میں صرف ایک استاد دستیاب ہے۔ نصاب، تعلیمی معیار اور اساتذہ کی پریشان کن صورتحال بھی سامنے لائی گئی ہے۔

اس رپورٹ پر تبصرہ کرتے ہوئے وفاقی وزیر تعلیم و تربیت جناب بلیغ الرحمان نے آئینی بائیں شائیں کرنے کے بعد ارشاد فرمایا ہے کہ یہ اتنی بڑی تعداد میں بچوں کا سکول سے باہر ہونا باعث ندامت ہے۔

بلیغ الرحمان اچھے وزیر ہیں کم از کم انہوں نے حقائق تسلیم کر لئے ہیں اور اپنی ندامت کا اظہار بھی کر دیا ہے۔

حال ہی میں وزیراعظم پاکستان اپنی نور نظر محترمہ مریم نواز اور اپنے کار خاص جناب ڈاکٹر طارق فضل چوہدری کے ہمراہ وفاقی دارالحکومت کے کسی سرکاری سکول میں جلوہ گر تھے۔ وہاں انہوں نے ایک ماہر اتالیق کا رول اپناتے ہوئے ”معصوم“ بچوں سے سوالات کئے ان کے ساتھ وقت گذارا اور سکول کی سہولیات بہتر بنانے پر احکامات جاری فرمائے۔ جب سے تعلیم کے پھیلاؤ کے لئے محترمہ مریم نواز صاحبہ کو امریکہ سے کروڑوں ڈالر ملے ہیں تب سے اسلام آباد کے سرکاری سکولوں میں پرائم منسٹر کی آمد کے سلسلے میں بھی چل نکلے ہیں۔ ایک رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ فیڈرل سکولوں میں ایسے بدقسمت سکول کثرت میں موجود ہیں جہاں بچوں کے لئے ٹائلٹ کی سہولت دستیاب نہیں، ایسے کالج موجود ہیں جہاں سٹاف نہیں۔ جب وزیراعظم کا دورہ ہوتا ہے تو سکول کی چیک دمک دیدنی ہوجاتی ہے۔ لیکن جونہی دورہ ختم ہوتا ہے پھر وہی اجڑی بستیاں اور ٹوٹے پھوٹے نمودار ہوجاتے ہیں۔ ایک طرف میاں شہباز شریف کے بند ہوتے ہوئے دانش سکول ہیں اور دوسری طرف امید کی رسی سے بندھے وفاقی سکول ہیں۔ یوں محسوس ہوتا ہے کہ حکومت صرف نمائشی اقدامات پر یقین رکھتی ہے۔ جب سکول جانے والے اڑھائی کروڑ بچوں کی حالت بہتر نہیں ہو پا رہی تو جو بچے سکول سے واقف ہی نہیں ان کے لئے کون پریشان ہوگا!

سلطانہ فاؤنڈیشن نے اپنے یوسف صراف سنٹر کے ذریعے موقع پر سکولوں کا جال پھیلایا ہے۔ یہ بے سکول بچوں کو سکول میں لانے کی بجائے ان کے گھروں، کارخانوں، دکانوں اور کچی بستیوں کے اندر ان کی تعلیم و تربیت کا قابل عمل منصوبہ ہے۔ فاؤنڈیشن نے ان بچوں کی عمر، ذہنی قابلیت اور فراغت کو سامنے رکھ کر مخصوص نصاب ترتیب دیے ہیں۔